



4814CH01

ماں کا خواب

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب
یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہِ مِلتی نہیں
لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال
قدم کا تھا دہشت سے اٹھنا محال
جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی



زمرہ سی پوشاک پہنے ہوئے
 دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے
 وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں
 خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں
 اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر
 مجھے اس جماعت میں آیا نظر
 وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
 دیا اس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا
 کہا میں نے پہچان کر میری جاں
 مجھے چھوڑ کر آگئے تم کہاں



جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار
 پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
 نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی
 گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی
 جو بچے نے دیکھا مرا پیچ و تاب
 دیا اس نے منہ پھیر کر یوں جواب
 رلاتی ہے تجھ کو جدائی مری
 نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری
 یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک پُپ رہا
 دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا
 سمجھتی ہے تو ہو گیا کیا اسے
 ترے آنسوؤں نے نبھایا اسے

(علامہ اقبال)

معنی یاد کیجیے

شب	:	رات
اضطراب	:	بے چینی
لرزا	:	کانپنا
راہ	:	راستہ
سیاہی	:	کالا پن، اندھیرا

دہشت	:	خوف، ڈر
محال	:	مشکل
حوصلہ	:	ہمت
زمرّد	:	سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام
رواں	:	چلتے ہوئے
زمرّد سی پوشاک	:	ہر الباس
پسر	:	بیٹا
جماعت	:	گروہ
پتچ و تاب کھانا (مجاورہ)	:	دل ہی دل میں غم و غصّہ سے گھٹنا، بیقرار ہونا

سوچیے اور بتائیے۔

1. خواب میں ماں نے اپنے آپ کو کس حال میں دیکھا؟
2. ماں نے آگے بڑھ کر کیا دیکھا؟
3. ماں نے اپنے بیٹے کو کس حال میں پایا؟
4. ماں کی بے قراری کا سبب کیا ہے؟
5. لڑکے کے ہاتھ میں دیا کیوں نہیں جل رہا تھا؟

مصرعے مکمل کیجیے۔

میں سوئی جو یہ خواب
 بڑھا اور مرا اضطراب
 سمجھتی ہے تو کیا اسے
 نے بچھایا اسے

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

اضطراب محال اجل پیچ و تاب

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

وفا بھلائی جدائی بے قرار دُور جواب

عملی کام

- نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- اس نظم کو اپنے اسکول کے اسٹیج پر ڈرامے کی صورت میں پیش کیجیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

- ماننے والا
 - بنانے والا
 - دیکھنے والا
- یہ الفاظ کسی کام کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہیں اسمِ فاعل کہتے ہیں۔ پانچ اسمِ فاعل ”والا“ کے ساتھ بنائیے۔

غور کرنے کی بات

- اس نظم میں ایک ماں کا خواب بیان کیا گیا ہے جو اپنے بیٹے کو لڑکوں کی ایسی جماعت کے ساتھ دیکھتی ہے جن کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے دیے ہیں مگر اس کے بیٹے کا دیا بجھا ہوا ہے اور وہ دوسرے لڑکوں کے پیچھے آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ یہ دیکھ کر بیٹے کی جدائی میں روتی ہوئی ماں کو صدمہ پہنچتا ہے وہ بچے سے شکایت کرتی ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر کیوں چلا آیا اور اس کا دیا بجھا ہوا کیوں ہے، بچہ جو ماں کے رونے دھونے سے خود بھی غمگین ہے۔ ماں سے کہتا ہے کہ میرے دیے کو اسی کے آنسوؤں نے بجھایا ہے۔
- اس سبق میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ ماں باپ کے رونے دھونے سے بچوں کا حوصلہ پست ہوتا ہے اور انہیں آگے بڑھنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔